کتاب نما

شاہ ولی اللہ اور ان کے اصحاب، محمود احمد برکاتی۔ ناشر: ادارہ یادگار غالب' دوسری چورنگی' ناظم آباد نمبر۲' کراچی ۷۴۶۰۰۔ صفحات: ۲۱۴۔ قیمت: ۱۷۵ روپے۔

اس کتاب کے مصنف حکیم محمود احمد برکاتی' بقول معین الدین عقیل:'اس کتاب کے موضوع پر ایک استناد کا درجہ رکھتے ہیں'۔ کئی سال پہلے ان کی ایک فاضلانہ تصنیف شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان شائع ہوئی تھی۔ کم و بیش اسی موضوع پر حکیم صاحب نے اپنے نئے پرانے مضامین یکجا کر دیے ہیں۔ پرانے مضامین ترمیم و تصحیح اور اضافے کے بعد شامل کیے گئے ہیں۔

ابتدا میں شاہ ولی اللہ کا حیات نامہ (سنینِ حیات)' شاہ صاحب اور ان کے خاندان کے سلسلے میں چند مآخذ (کی فہرست)' شاہ صاحب کی ۵۳ تصانیف و تالیفات اور پھر ان کے تلامذہ و مسترشدین کے نام دیے گئے ہیں۔

'شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کی تحریرات میں تحریفات' میں وہ بتاتے ہیں کہ شاہ صاحب کی وفات کے ۴۰ سال بعد ہی ان کی کتابوں میں ترمیم و تحریف و اضافے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ اس طرح ان کے بیٹوں کی تصانیف بھی تحریف اور غلط انتساب کا ہدف بنیں۔ اس مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ مشاہیر کی تحریروں کو الحاقات و اغلاط سے پاک رکھنا اور ان کے متن کی حفاظت کرنا کس قدر ضروری ہے۔

'تحریک ولی اللّٰہی: کیا وہ کامیاب رہی؟' ایک اور اہم تحقیقی و تجزیاتی مضمون ہے۔ انھوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شاہ صاحب کی تحریک قبولِ عام حاصل نہیں کر سکی کیونکہ ان کے اخلاف و تلامذہ میں سے کوئی بھی ان کا پورا پورا ہم زبان اور ہم نوا نہیں (حتیٰ کہ شاہ عبدالعزیز بھی نہیں)۔ پھر شاہ صاحب احناف کے اصولِ فقہ کو صحیح نہیں سمجھتے تھے۔ ان کا اندازِ فکر غیر جانب دارانہ اور

'غیرفرقہ وارانہ'، غیرمقلدانہ اور مجتہدانہ تھا۔اسی طرح وہ توافق وتطبیق کے قائل تھے۔ برکاتی صاحب کہتے ہیں: سوٗاُن جیسے اعتدال پسند' تطبیق کوش اور خودفکرِ عالم کی تحریک ہم جیسے' عہدزوال کی تمام خصوصیات سے بہرہ ور' انتہاپسندوں میں کس طرح رسوخ ورواج پاسکتی تھی۔

حکیم محموداحمد برکاتی کے بقول: 'شاہ صاحب کی تالیفات کی طرف جب ان کے حلقے کے علما نے توجہ نہیں کی تو بدیگراں چہ رسد۔دیوبند جیسے ولی اللّٰہی مدرسے میں شاہ صاحب کی کوئی کتاب داخل نہیں کی گئی تو دوسرے مدارس کا کیا تذکرہ؟' (ص ۸۷)۔'مدرسہ رحیمیہ' اور 'مدرسہ رحیمیہ کا نصاب تعلیم' بھی عمدہ تحقیقی مضامین ہیں۔اسی طرح شاہ صاحب کے ابنا واخلاف کے حالات بھی نہایت کاوش وتدقیق سے مرتب کیے گئے ہیں۔اپنے موضوع پر عالمانہ تحقیق کا یہ ایک بلند پایہ نمونہ ہے جس سے حضرت شاہ ولیؒ اللہ کی شخصیت' ان کی تصانیف اور ان کے اصحاب کے بارے میں بہت سی نئی باتوں کا پتا چلتا ہے۔(رفیع الدین ہاشمی)

ابن خلدون: حیات و خدمات، ترجمہ: توراکینہ قاضی۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی' غزنی سٹریٹ' اُردوبازار' لاہور۔صفحات: ۱۷۵۔ قیمت: ۱۲۰روپے۔

تاریخ سے مسلمانوں کی دل چسپی ہمیشہ گہری رہی ہے' کیوں کہ ہدایت وگمراہی کے حوالے سے قرآن مجید بار بار اقوامِ ماضی کا ذکر کرتا ہے۔مسلم مؤرخین میں ابن خلدون یوں ممتاز ہیں کہ انھوں نے ماضی کے احوال اور اقوام کی سرگزشت ہی کو اپنی تاریخ کا موضوع نہیں بنایا' بلکہ مختلف قوموں کے طبائع' عادات اور خصوصیات سے متعلق بھی دل چسپ معلومات فراہم کی ہیں۔

زیرنظر کتاب محمد عبداللہ عنان کی عربی زبان کی تصنیف کا ترجمہ ہے۔مصنف نے ابن خلدون کی سوانح بڑی تفصیل سے بیان کی ہے۔ابن خلدون موجودہ تیونس میں پیدا ہوئے اور شمالی افریقہ کی ریاستوں میں مختلف عہدوں پر فائز ہوتے ہوئے اندلس پہنچے۔شرقِ اوسط اور مصر کے نہ صرف سفر کیے بلکہ وہاں بھی بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ جوڑ توڑ کی سیاست میں انہماک کے ساتھ وسیع پیمانے پر تصنیف وتالیف میں ان کی مشغولیت حیرت انگیز ہے' کیوں کہ اسی وقیع کام کی بنیاد پر انھیں بقاے دوام حاصل ہوا۔

عام مؤرخین کے برعکس انھوں نے سیاسی اور غیر سیاسی اداروں کی تشکیل، ان کے ارتقا، اقتصاد، رسوم و رواج، صنعت و حرفت، علوم و فنون، قبائل اور ان کے آداب و اطوار سے متعلق اپنے مشاہدات پر مبنی وسیع معلومات کا ذخیرہ سات جلدوں میں مہیا کیا۔ لیکن ان کی اصل شہرت اور بقاے دوام اس 'مقدمۂ تاریخ' کی بنا پر ہے، جس میں وہ تاریخ کی حرکیات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس فلسفۂ تاریخ میں انھوں نے سیاسی قوتوں اور اقوام کے عروج و زوال کی وجوہ، ان کے کردار کو تشکیل دینے اور متعین کرنے والے عوامل اور عمرانیات کے بنیادی اصول و قوانین سے بحث کی ہے۔ یہ وہ میدان ہے، جس میں وہ ہیگل، مارکس، اسپنگلر اور ٹوائن بی کے پیش رو نظر آتے ہیں۔ البتہ ابن خلدون کے اسی اصل کارنامے کے بارے میں اس کتاب میں تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ کتابیات میں مصنف عنان نے جرمن اور فرانسیسی مصادر کی تفصیلی فہرست دی ہے، مگر انگریزی میں ابن خلدون سے متعلق جو وسیع ذخیرۂ معلومات ہے اس سے آگاہی نہیں ہوتی۔ تاہم اُردو کے قارئین کے لیے ابن خلدون کی سوانح پر یہ ایک مفید معلوماتی کتاب ہے۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

اسلام کا تصور عیدین، ڈاکٹر محمد مسعود عالم قاسمی۔ ناشر: فاران اکیڈمی، اسٹریٹ نمبر۲، اقراء کالونی، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲، بھارت۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: درج نہیں۔

اسلام میں ہفتہ وار (جمعۃ المبارک) اور سالانہ (عیدین) تہوار بھی دراصل عبادات کی ایک اجتماعی شکل اور تذکیر کی ایک بازآید (بار بار آنے والی) صورت ہے۔ عید کا ایک لفظی مطلب بار بار لوٹ کر آنے والا دن بھی ہے۔ چنانچہ خطبۂ جمعہ اور خطبات عیدین بھی حالاتِ حاضرہ اور مقامی ثقافتی پس منظر میں عام مسلمانوں کی توجہ عصری مسائل اور سماجی برائیوں کی طرف دلانے کا ایک مناسب موقع ہوسکتا ہے۔

علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے ناظم دینیات ڈاکٹر محمد مسعود عالم قاسمی کے ۱۹ خطبات عید پر مشتمل یہ کتاب عیدین کے فلسفے کے کئی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ ہر خطبہ خواہ وہ عیدالفطر کا یا عیدالاضحیٰ کا، ایک اچھوتے موضوع پر محیط ہے۔

یہ خطبات بہت متنوع، برعظیم کی مسلم ثقافت کے لحاظ سے برمحل علمی اضافہ بھی ہیں اور ایک

عام قاری کے لیے بہت اثرانگیز بھی۔ ان میں حالاتِ حاضرہ کے متعلق خوب صورت اور بلیغ اشارے اس انداز سے موجود ہیں کہ خطبہ، خطبہ ہی رہا ہے اور سیاسی تقریر سے بہت خوب صورتی سے پہلو بھی بچایا گیا ہے۔ مسلمانوں کی عام سماجی زندگی، اُن کی اقدار، تشخص، اسلام کا تصورِ اخوت و اجتماعیت، خوشی اور غم کا تصور اور عیدین کا پیغام انقلاب ان سب کے متعلق علمی حوالوں سے بات کی گئی ہے۔ غالب رنگ خطیبانہ ہے لیکن عیدین کے روحانی، سماجی اور اجتماعی پہلوؤں پر عام ڈگر سے ہٹ کر نئے اور مصدقہ لوازمے کی شمولیت نے اسے عیدین پر ایک اچھی حوالے کی کتاب بھی بنا دیا ہے۔ اس کتاب کو خطیب حضرات کے نصابِ تربیت کا حصہ ہونا چاہیے۔ (احمد جمیل تُرک)

مجلّہ **مغرب اور اسلام**، مدیر: ڈاکٹر انیس احمد، معاون مدیر: سید راشد بخاری۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، مرکز ایف سیون، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۴۷، قیمت: ۱۲۰ روپے۔

آج کا مغرب محض ایک جغرافیائی وجود کا نام نہیں ہے، بلکہ اس کے دامن میں مشرق کے ہنود اور مسلم دنیا کی صفوں میں موجود مغرب کے ذہنی غلاموں کی بڑی وافر کھیپ بھی شامل ہے۔ سیاسی، مادی، ابلاغی اور افرادی قوت پر مشتمل ایک فوج بدمست ہاتھی کی طرح عدل، راستی، انسانیت اور انصاف کے پیمانوں کو توڑتی پھوڑتی نظر آتی ہے۔ مجلّہ مغرب اور اسلام میں اسی یلغار کے مختلف پہلو (formations) پیش کیے جاتے ہیں۔ اس اشاعت خاص کا موضوع: 'انتہا پسندی' دہشت گردی اور جہاد' ہے۔

ڈاکٹر انیس احمد نے اپنے ادارتی مضمون 'اندیشۂ جہاد' میں جہاد کے حوالے سے مغرب کے خدشات اور بہت سارے بنیادی سوالات کو اس انداز سے پیش کیا ہے کہ مسئلے کی نوعیت واضح ہوجاتی ہے۔ اس مضمون کے اختتام پر وہ لکھتے ہیں: 'قرآن کریم کا جہاد کے بارے میں غیر معذرت پسندانہ، شفاف، عقلی اور مصلحانہ تصور ہی انسانیت کو فلاح، امن، تحفظ، نجات، عدل و انصاف اور حقوق انسانی کے احترام سے روشناس کرا سکتا ہے'۔ (ص ۱۳)

اس اشاعت خاص میں شامل چھے مضامین یہ ہیں: ○ انتہا پسند اسلام کا شجرۂ نسب' از کوینٹان وکٹروز ○ جہاد کیا ہے؟' از مارک گولڈ ○ دہشت گردی کا مقابلہ کیسے کریں؟' از ڈینیل

بایمان ○ امریکی حکمت عملی: تبدیلی کے عمل میں پاکستان کی مدد از آشلے جے ٹلس ○ اسلام کی اندرونی صدائیں، از باہمان بختیاری، آگسٹن رچرڈ نارٹن ○ آج کا استعمار، از روجروان زوان برگ ــــــ ان مضامین میں مغربی یا سیکولر سوچ کے تیور، استدلال کے آہنگ اور حقائق و معارف کو توڑ موڑ کر اپنی من پسند تصویر میں ڈھالنے کے بہت سے نمونے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ یہ مضامین آج کی مسلم دنیا، اُمت مسلمہ اور اسلامی تحریکوں، بالخصوص سید مودودی، سید قطب، اخوان المسلمون اور مسلم حریت پسند مجاہدین کے خلاف چارج شیٹ ہیں۔ جس میں الزام لگانے، تحقیق کی تہمت کا بوجھ اٹھانے اور سزا کا فیصلہ کرنے کا اختیار ایک ہی مرکز میں مرتکز ہے۔ لیکن ایسا بھی نہیں کہ اس اتہامی و الزامی لٹریچر کی تکلیف دہ تصویروں کو بیک جنبش مسترد ہی کردیا جائے، بلکہ ان پر غور کرنا ایک مفید مشق ہوگی۔ جس سے دشمن کے تیور اور تحریر کے بین السطور میں چھپے گوشے، غور و فکر کی بعض راہیں بھی دکھا سکتے ہیں۔

آخری مضمون: 'مغرب اور اسلام: تہذیبوں کا تصادم' ڈاکٹر عبدالقدیر سلیم کے ایک تجزیے پر مشتمل ہے، جس میں انھوں نے ڈاکٹر مراد ہوف مین کے خیالات پر نقد کیا ہے۔ مجلّے کی مجلس ادارت کو مبارک باد پیش کی جانی چاہیے کہ اس نے مغرب کی سوچ کو کسی کم و کاست کے بغیر، اُردو خواں طبقے کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس طرح کا مجلّہ ہر مجلس تحقیق اور ہر تحقیق کار کی ضرورت ہے۔ (سلیم منصور خالد)

حدیث کی اہمیت اور ضرورت، خلیل الرحمٰن چشتی۔ ناشر: الفوز اکیڈمی، گلی ۱۵، پولیس فاؤنڈیشن، ۱۱-۴/ای، اسلام آباد۔ صفحات: ۲۴۸۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

زیرتبصرہ کتاب فاضل مصنف کے ان نو لیکچرز کے ابتدائی دو لیکچرز پر مشتمل ہے جو انھوں نے الفوز اکیڈمی کے زیراہتمام معرفت علمِ حدیث کے سلسلے میں دیے تھے۔ ان کا بنیادی مقصد تعلیم یافتہ افراد کو انتہائی سائنٹی فک طریقے سے نہایت سہل اور آسان انداز میں دین و شریعت کے اہم ماخذ سے متعارف کرانا ہے۔ اس مقصد کے حصول میں چشتی صاحب کامیاب نظر آتے ہیں۔

اس کتاب میں انفرادی اور اجتماعی سنتیں، سنت کا قانونی اور آئینی مقام، مختصر تاریخ روایت

حدیث، قرآن وسنت کا باہمی تعلق، علم حدیث کی بنیادی اصطلاحات اور آخر میں منکرین حدیث کے اعتراضات کے جوابات دیے گئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ قرآن اور سنت (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ انھیں ایک دوسرے سے جدا اور الگ نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن وحی جلی ہے اور حدیث وحی خفی۔ قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے سنت کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس ضرورت کو یہ کتاب احسن طریقے سے پورا کرتی ہے۔ توقع ہے کہ یہ کتاب جدید تعلیم یافتہ طبقے میں صحیح اور مستند احادیث پر اعتماد بحال کرنے، موضوع اور خودساختہ احادیث سے بچنے میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ ارشادات پر بلاتردد ایمان لانے میں ممدومعاون ثابت ہوگی۔ اعراب اور الفاظ کی غلطیوں پر مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کے باوجود کتاب علمِ حدیث کا خزینہ ہے۔(عبدالوکیل علوی)

اسلام کا سیاسی نظام، پروفیسر چودھری غلام رسول چیمہ۔ علم وعرفان پبلشرز، ۳۴- اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۵۱۸۔ قیمت: (مجلد) ۲۵۰ روپے۔

مصنف نے اس کتاب میں اسلام کے سیاسی نظام کا تعارفی اور تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔ ۱۹۷۵ء کے بعد یہ ترمیم شدہ ایڈیشن ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا ہے۔ کل ۱۰ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں اہم ترین موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔ آٹھویں باب میں کمیونزم، سوشلزم، سرمایہ داری، سامراجیت، فسطائیت، نازیت کے اثرات، نقائص اور حقائق کو مختصراً پیش کر کے قارئین کو بہترین معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ ساتویں باب میں دورحاضر کے سب سے زیادہ زیربحث موضوع جہاد کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ مصنف نے واضح کیا ہے کہ دہشت گردی اور جہاد دو مختلف اور متضاد چیزیں ہیں اور کہا ہے کہ مستشرقین کا یہ تصور کہ ''کلمہ پڑھو ورنہ قتل کر دیے جاؤ گے'' بہت ہی گمراہ کن اور اسلامی تعلیم کے منافی تھا۔ لیکن یہ واضح نہیں کیا کہ دہشت گردی کی کوئی متفقہ تعریف سامنے نہیں آئی۔

اسلام اور مغرب کے سیاسی نظام پر بحث تشنہ ہے، جب کہ یہی نکتہ آج سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ امید ہے کہ مصنف اس کمی کو اگلے ایڈیشن میں پورا کر دیں گے۔ آخری باب میں مسلمانوں کے ماضی، حال اور مستقبل کا خوب صورت، مختصر اور جامع خلاصہ موجود ہے جس میں

مسلمانوں کو مایوسی کے بجاے روشن مستقبل کی امید دلائی گئی ہے۔ اگرچہ پروف خوانی توجہ طلب ہے، تاہم پیش کش عمدہ ہے۔ حوالہ جات کا مناسب اہتمام کتاب کی اہمیت میں اضافے کا باعث ہوتا ہے جس کا خیال رکھا گیا ہے۔(محمد الیاس انصاری)

مثالی استاد، تالیف: محمد حنیف عبدالحمید۔ ناشر: بیت العلم ٹرسٹ، ST-9E، بلاک نمبر۸، گلشن اقبال، کراچی۔ صفحات: ۳۸۶۔ قیمت: ندارد۔

اسلام نے جس قدر تعلیم و تعلم پر زور دیا ہے اس کی نظیر کسی دوسرے مذہب میں ملتی ہے اور نہ کسی دوسری تہذیب میں۔ اکبرالٰہ آبادی نے کہا تھا ؎

کورس تو لفظ ہی سکھاتے ہیں آدمی آدمی بناتے ہیں

استاد کی حیثیت کورس اور نصابات سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔ قرآن مجید کے ساتھ نبی کریمؐ کی بعثت اور آپؐ کا اس پیغامِ ربانی کو پہنچانے کا انداز استاد کی کامل اور اکمل ترین صورت ہے۔ زیرنظر کتاب میں مثالی استاد کی خوبیوں کو موضوع بنایا گیا ہے۔ استاد کی شخصیت، اس کے علم، تجربہ، اخلاق اور اندازنشست و برخاست، غرض ہر چیز میں طلبہ کے لیے عملی نمونہ ہونا چاہیے۔ جس سادہ انداز میں اس کتاب میں قرآن وحدیث اور اکابرینِ اُمت کی زندگی سے مثالیں دی گئی ہیں وہ نہ صرف قابلِ قدر ہیں بلکہ زندگیوں کے دھارے کو موڑنے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔

مجموعی طور پر یہ کتاب معاشرے کو سنوارنے اور اس میں تعمیری سوچ کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ نہ صرف طلبہ واساتذہ کے لیے مفید ہے بلکہ عام آدمی بھی اس سے علم وحکمت کے بیش قیمت جواہر ریزے اکٹھے کرسکتا ہے اور انھیں اپنی زندگی میں اپنا کر مثالی انسان بن سکتا ہے۔(محمد ایوب لِلّٰہ)

تعارف کتب

☆ **بلاعنوان**، محمد سعد۔ ناشر: بیت العلم ٹرسٹ، ST-9E، بلاک نمبر۸، گلشن اقبال، کراچی۔ صفحات: ۱۷۱۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔ [نونہالانِ اُمت کی تربیت کے لیے مصنف کی دل چسپ اصلاحی کہانیوں کے سلسلے کا یہ پانچواں حصہ

ہے۔ کہانی ہی کہانی میں بچوں کو اسلامی اخلاق و تعلیمات اور معاشرتی رویے سکھانے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ عنوان کی مناسبت سے کہانیوں کے علاوہ دیگر دل چسپ معلومات اور متفرق تحریروں کو جمع کیا گیا ہے۔ ٹرسٹ اس سے قبل چار کتب: کہانی کہانی میں، علم و عمل، پڑھتے پڑھتے اور سنو سناؤ کے نام سے شائع کر چکا ہے۔ بیت العلم ٹرسٹ کی یہ کاوش اچھی پیش رفت ہے۔ عمدہ پیش کش۔]

☆ **وراثت کی تقسیم**، کیا، کیوں اور کیسے؟، تحقیق و تصنیف: ویمن ایڈ ٹرسٹ پاکستان، مکان ۳۶، گلی ۲، ۳/۱۰-جی، اسلام آباد۔ صفحات: ۴۳۔ قیمت: ۴۵ روپے۔ [ویمن ایڈ ٹرسٹ نے عام فہم اور سادہ الفاظ میں وراثت کی تفصیل پر مبنی کتاب پیش کر کے ایک حقیقی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ کتاب میں سوال و جواب کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ خواتین کے حقِ وراثت کو خصوصی طور پر موضوع بنایا گیا ہے۔ جدید مسائل اور بعض اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔]

☆ **نکاح کی کتاب**، علامہ ناصرالدین البانی، تالیف و تخریج: حافظ عمران ایوب لاہوری۔ ملنے کا پتا: نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۴۸۔ قیمت: ۳۴۸ روپے۔ [حکمت نکاح، ضرورتِ نکاح، اہمیت نکاح، ترغیب نکاح، فوائد نکاح، احکامِ نکاح، فضائلِ نکاح، وقتِ نکاح، ارکانِ نکاح، شرائط نکاح، عقدِ نکاح، اعلانِ نکاح، باطل نکاح، حق مہر، غرض نکاح سے متعلق تمام موضوعات پر مستند معلومات کا مرقع۔]